

12180
VPA



5

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسئلہ: اگر ایک امام اپنی امامت کو موروثی چیز سمجھتے ہیں، اور داڑھی میں خضاب لگاتے ہیں، انکے والد صاحب علاقے کے بڑے عالم تھے، وہ بھی خضاب استعمال کیا کرتے تھے، تو یہ امام دلیل کے طور پر اپنے والد کو پیش کرتے ہیں۔

اور جنازے کے بعد کئی دعاء کی خصوصی التزام کرتے ہیں، اور نہ مانگنے والوں کے پیچھے لعن طعن کرتے ہیں۔ انکا ذاتی اپنا گھر ہے، اور اسکے ساتھ مدرسہ ہے، چونکہ ہاٹا غیر آباد ہے، امام صاحب نے عمارت مدرسہ تعمیر کر کے اسی جگہ پر اپنے لیے مکان بنالیا، اور کہتے ہیں کہ اسکی جگہ پر میں اپنے پچھلے گھر کو مدرسہ کیلئے دیتا ہوں۔

آپ صاحبان سے سوال یہ ہے کہ اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے، اور اگر کوئی اس محلہ میں رہنے کے باوجود اس امام کے بجائے دوسری مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے جائے تو یہ کیسا ہے؟

(جواب مفصل ہے)

براہ کرم ان سوالات کے جوابات کی طرف بندہ کی

رسپان فرما کر حمدون فرمائیں۔ (والسلام) سید الرحمن
فصل ٹانڈ گل امام گاؤں

0313-9443047

الجواب حامدًا ومصلیًا

واضح رہے کہ مفتی سوال کے مطابق شرعی حکم بتاتا ہے، اصل صورتِ حال کی تفتیش کرنا مفتی کی ذمہ داری نہیں اور نہ ہی وہ غیب جانتا ہے۔

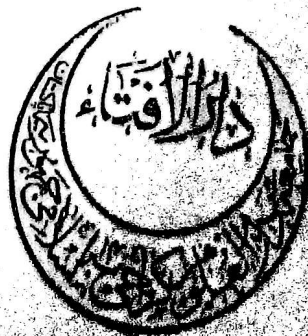
جواب سے پہلے سوال میں امام صاحب کے جو افعال ذکر کئے گئے ہیں، ان کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر واقعہ امام صاحب امامت کو موروثی حق سمجھتے ہیں تو ان کا امامت کو موروثی حق سمجھنا درست نہیں، کیونکہ امامت ان حقوق میں سے نہیں ہے کہ جن میں میراث جاری ہوتی ہے بلکہ شریعت نے امامت کا مدار فضیلت اور کمال پر رکھا ہے جو شخص ان صفات کا حامل ہو گا وہ امامت کا زیادہ حقدار ہے۔

"دوسرے یہ کہ وہ امام صاحب خضاب لگاتے ہیں" یہ سوال مبہم ہے کیونکہ خضاب کی ہر قسم ممنوع نہیں ہے لہذا اگر وہ امام صاحب کالے رنگ کے علاوہ کسی اور رنگ کا خضاب لگاتے ہیں تو جائز ہے۔

"تیسرے یہ کہ وہ جنازے کے بعد دعا کا خصوصی التزام کرتے ہیں اور نہ مانگنے والوں پر لعن طعن کرتے ہیں" اگر واقعہ یہ بات بھی درست ہے تو ان کا یہ طریقہ بدعت ہے کیونکہ نمازِ جنازہ خود دعا ہے، اسکے بعد دعا کا ثبوت نہیں ہے نیز مسلمان کی صفات میں سے ہے کہ وہ لعن طعن کرنے والا نہیں ہوتا، لہذا امام مسجد کو ایسے کاموں سے بچنا لازم ہے۔

"چوتھے یہ کہ انہوں نے مدرسہ کی عمارت مسمار کر کے اس جگہ اپنے لئے مکان بنا لیا ہے" اگر یہ بات بھی حقیقتِ حال کے مطابق ہے تو اگر یہ مدرسہ وقف ہے تو ان کا یہ عمل سراسر ناجائز ہے، کیونکہ وقف جائیداد کو اسی مقصد میں استعمال کرنا ضروری ہے، جس مقصد کیلئے اسے وقف کیا گیا ہے، اسے مسمار کر کے اپنے ذاتی استعمال میں لانا ہرگز جائز نہیں، اس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

موجودہ صورتحال میں اگر وہ امام صاحب اپنے ان افعال سے باز آجائیں اور توبہ کر لیں تو ان کو امامت کے منصب پر برقرار رکھنا درست ہے لیکن اگر وہ باز نہ آئیں تو مسجد کی کمیٹی اور متولی کو چاہیے کہ ایسے امام کی جگہ کسی نیک، متقی، صحیح العقیدہ شخص کو امام مقرر کریں۔ لیکن اگر ایسے امام کو معزول کرنا مشکل ہو اور قریب میں دوسری مسجد بھی نہ ہو تو اس امام کے پیچھے مسجد میں نماز باجماعت پڑھ لینا اکیلے نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔



سنن الترمذی - (۴ / ۳۵۰)

حدثنا محمد بن يحيى الأزدي البصري حدثنا محمد بن سابق عن إسرائيل عن
الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله قال : قال رسول الله صلى الله
عليه و سلم ليس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذيء

أحكام القرآن للجصاص - (۲ / ۱۶۷)

وقوله تعالى إن الله قد بعث لكم طالوت ملكا قالوا أنى يكون له الملك علينا
الآية يدل على أن الإمامة ليست وارثة لإنكار الله تعالى عليهم ما أنكروه من
التملك عليهم من ليس من أهل النبوة ولا الملك.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (۶ / ۷۶۲)

[تنبيه] قيد بالتركة لأن الإرث يجري في الأعيان المالية، أما الحقوق فمنها ما
يورث كحق حبس المبيع وحبس الرهن، ومنها ما لا يورث كحق الشفعة
وخيار الشرط وحد القذف والنكاح: أي حق التزويج كما لو مات الشقيق
عن ابن وثم أخ لأب فالحق للأخ لا للابن والولايات والعواري والودائع كما لو
مات المستعير لا يكون وارثه مستعيرا وكذا المودع، وكذا الرجوع عن الهبة، وكذا
الولاء كأن يكون للمعتق ابنان فمات أحدهما بعده عن ابن فالولاء للابن
الباقي، فلو مات هذا عن ابنين فالولاء بينهما، وبين ابن الابن الأول أثلاثا
كأنهم ورثوا من جدهم لا من آبائهم. وأجمعوا على أن خيار القبول لا يورث،
وكذا الإجارة، وكذا الإجازة في بيع الفضولي، وكذا الأجل. واختلفوا في خيار
العيب فقبل يورث واقتصر عليه في الدرر وادعى شارح الطحاوي الإجماع عليه
وقيل يثبت للوارث ابتداء وكذا الخلاف في القصاص، وأما خيار الرؤية
فالصحيح أنه يورث، وأما خيار التعيين كما لو اشترى عبدين على أنه بالخيار
في أحدهما فاتفقوا على أنه يثبت للوارث ابتداء وكذا خيار الوصف ينتقل إلى
الوارث إجماعا كما في الفتح، ويؤخذ منه أن خيار التفرير يورث لأنه يشبه
فوات الوصف وإليه مال العلامة المقدسي ومال صاحب التنوير إلى خلافه
لكنه مال في منظومته الفقهية إلى الأول اهـ ملخصا من الأشباه وشرحها

لشيخنا العلامة البعلبي

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح - (۲ / ۴۳۱)

ولا يدمر الميت بعد صلاة الجنائز لأنه يشبه الزيادة في صلاة الجنائز



(جاری ہے۔۔۔)

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (۲ / ۲۰۵)

ولا يقوم الرجل بالدعاء بعد صلاة الجنابة؛ لأنه قد دعا مرة، لأن أكثر صلاة الجنابة الدعاء

تكملة فتح الملهم:

الكلام في ذلك أن الخضاب بالسواد يختلف حكمه باختلاف الأغراض على الشكل التالي:

الأول: أن يكون الخضاب بالسواد من الغزاة، ليكون أهيب في عين العدو، وهذا جائز بالاتفاق، قال في الفشاري الهندية (۵ : ۳۶۹): «وأما الخضاب بالسواد، فمن فعل ذلك من الغزاة لكون أهيب في عين العدو فهو محمود منه، اتفق عليه المشايخ رحمهم الله تعالى».

الثاني: أن يفعله الرجل للغش والخداع، وليرى نفسه شائباً، وليس بشائب، فهذا ممنوع بالاتفاق، لاتفاق العلماء على تحريم الغش والخداع.

الثالث: أن يفعله للزينة، وهذا فيه اختلاف. فأكثر العلماء على كراهته تحريماً، وروى عن أبي يوسف رحمته أنه قال: «كما يعجبني أن تزين لي، يعجبها أن أتزين لها».

والحق أن أحاديث المنع عن السواد واضحة مطلقة، وليس فيها ما يخصها بإرادة الغش والخداع، ولذلك اختار عامة المشايخ المنع. قال في العالمكيرية (۵ : ۲۵۹): «ومن فعل ذلك ليزين نفسه للنساء، وليحب نفسه إليهن فذلك مكروه، وعليه عامة المشايخ» ومثله في رد المختار (۵ : ۲۹۹)، وهو الذي اختاره والدي رحمته في جواهر الفقه (۲ : ۴۳۰) عملاً بالاحتياط

البحر الرائق، دارالكتاب الاسلامي - (۱ / ۳۶۵)

وأما الثاني فهو أن الأصل أن بناء الإمامة على الفضيلة والكمال فكل من كان أكمل وأفضل فهو أحق بما وسيأتي مفصلاً مع بيان من تكره إمامته.

الدر المختار - (۱ / ۵۵۹)

(ويكره).....(إمامة عبد)....(وأعرابي)....(وفاسق وأعمى).....(ومبتدع) أي صاحب بدعة وهي اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول.

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية - (۱ / ۱۵۷)

قال بعض مشايخنا: إن الصلاة خلف المبتدع لا تجوز، وذكر في المنتقى رواية عن أبي حنيفة أنه كان لا يرى الصلاة خلف المبتدع، والصحيح أنه إن كان هوى يكفره لا تجوز، وإن كان لا يكفره تجوز مع الكراهة،

البحر الرائق، دارالكتاب الاسلامي - (۱ / ۳۷۰)

فالحاصل أنه يكره لهؤلاء القوم ويكره الاقتداء بهم كراهة تنزيه، فإن أمكن الصلاة خلف غيرهم فهو أفضل وإلا فالإقتداء أولى من الانفراد وينبغي أن يكون محل كراهة الاقتداء بهم وجودهم وإلا فلا كراهة كما لا يخفى

(جاری ہے۔۔۔)



وظاهر قول المصنف وأصحاب المتون والهداية أنه لا يجوز استبداله ولو خرب وأنه لا يعود ملكا للواقف ولا لورثته لعدم استثنائهم شيئا من قولهم لا يملك وظاهر قولهم أن الوقف لا يملك ولا يباع يقتضي أن الوقفية لا تبطل بالخراب ولا تعود إلى ملك الواقف ووارثه وأنه لا يجوز الاستبدال ولذا قال الإمام قاضي خان ولو كان الوقف مرسلا لم يذكر فيه شرط الاستبدال لم يكن له أن يبيعها ويستبدل بها وإن كانت أرض الوقف سبخة لا ينتفع بها لأن سبيل الوقف أن يكون مؤبدا لا يباع وإنما تثبت ولاية الاستبدال بالشرط وبدون الشرط لا تثبت فهو كالبيع المطلق عن شرط الخيار لا يملك المشتري رده وإن لحقه في ذلك غبن اه.....والله سبحانه وتعالى اعلم.

شهادت
اویس سیالکوٹی کان اللہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۶/ جمادی الثانیہ / ۱۴۳۹ھ
۱۵/ مارچ / ۲۰۱۸ء

البرہ صیح
البرہ

الجواب صحیح
احمد رضا خان غفر اللہ

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۶/ جمادی الثانیہ / ۱۴۳۹ھ
۱۵/ مارچ / ۲۰۱۸ء

الجواب صحیح
مذہب ابراہیم عیسیٰ
۱-۴
۲۸-۶-۱۴۳۹ھ

